اسلام میں خواتین کے حق معیشت میں حائل رکاوٹوں کو کیسے دور کیا گیا ہے؟ پاکستان میں خواتین کے معاشی کردار کو موثر بنانے کے لیے کن اقدامات کی ضرورت ہے؟ بحث کریں۔

تعارف :-

اسلام کی آمد عورت کے لیے غلامی، ذلت اور ظلم و استحصال کے بندھنوں سے آزادی کا پیغام تھی۔ اسلام نے ان تمام بُری رسومات کا خاتمہ کیا جن کی وجہ سے عورت کو معاشرے میں عزت و تکریم نہیں ملتی تھی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کے درجے میں عورت اور مرد دونوں کو برابر رکھا ہے تو عورتوں کو بھی مردوں کے مساوی حقوق فراہم کیے گئے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ :

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا، پھر اس سے اس کا جوڑا پیدا فرمایا پھر ان دونوں میں سے بکثرت مردوں کو عورتوں کو پھیلا دیا" (سورۃ النساء: 01)

اسلام نے جہاں عورتوں کو معاشرے میں مساوی حقوق فراہم کیے وہیں عورت کو معاشی طور پر کردار نبھانے کے لیے بہترین مثالیں پیش کیں کیونکہ ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ اور حضرت سودہؓ دونوں ہی تجارت کے کاروبار سے منسلک تھیں۔ اس جملے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام نے خواتین کو حق معیشت دینے کے لیے ہر ممکن کوشش کی تاکہ معاشرے میں عورت کے مقام کو مضبوط اور بہتر بنایا جاسکے۔

اسلام میں خواتین کے حق معیشت میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے اقدامات :-

1 - عزت کے تحفظ کا حق :-

اسلام نے عورتوں کے معاشی کردار کو مضبوط بنانے کے لیے معاشرے میں عزت کے تحفظ کا حق دیا تاکہ وہ اپنی معاشی زندگی میں موثر طریقے سے کام کر سکیں - ہر شعبے میں انہیں عزت و احترام کے ساتھ کمانے کے مواقع مل سکیں - اسی لیے اسلام میں عورتوں کے ساتھ عزت کے ساتھ پیش آنے کی تاکید کی گئی - جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ :- "عورتوں کے ساتھ معاشرت میں نیکی اور انصاف کو ملحوظ رکھو" (سورۃ النساء : 19)

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:
عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو ، اس لیے کہ عورت کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے اور پسلی میں سب سے ٹیڑھا حصہ اس کا اوپر کا حصہ ہے - اگر تو اسے سیدھا کرنے لگے گا تو اسے توڑ بیٹھے گا اور اگر اسے چھوڑ دے گا تو وہ ٹیڑھی رہے گی چنانچہ عورتوں کا خیال کیا کرو - (بخاری ، مسلم)

2 - علم حاصل کرنے کا حق :-

اسلام نے عورتوں کو مردوں کے برابر علم حاصل کرنے کا حق دیا تاکہ عورتیں بھی مردوں کے شانہ بشانہ کام کر سکیں اور کسی بھی معاشرے میں اپنی

پہچان بنا سکیں۔ اور معاشی ترقی کے لیے لازم شرط علم کا حصول ہے جس کے بارے میں آپؐ نے فرمایا۔

ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ (الحدیث)

3- مال کے تحفظ کا حق:-

عورتوں کو حق معیشت فراہم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی معاشرے میں عورتوں کو مال کے تحفظ کا حق حاصل ہو تاکہ وہ باعزت طریقے سے پیسہ کمانے کے لیے نکل سکیں مال کے تحفظ کے حق کے ساتھ اسلام نے عورت کو وراثت میں بھی حصّہ دیا ہے اسی لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "مردوں کے لیے اُس میں سے ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے اُس میں سے ہے جو اُنہوں نے کمایا" (النساء: 32)

مال کے تحفظ سے عورتوں کو کاروبار کرنے کی آزادی حاصل ہوتی ہے اور عورتیں موثر طریقے سے معاشرے میں ترقی کے مواقع سے مستفید ہو پاتی ہیں۔

4- انتظامی عہدے حاصل کرنے کا حق:-

اسلام نے عورتوں کو معاشی طور پر مضبوط کرنے کے لیے نہ صرف کاروبار کرنے کی آزادی دی بلکہ مختلف انتظامی عہدے حاصل کرنے کے لیے بھی اُنہیں مواقع فراہم کیے تاکہ ایسی عورتیں معاشرے کے لیے مثال بن سکیں اور معاشرے میں مردوں کے مساوی عہدے حاصل کرکے یہ ثابت کر سکیں کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو برابر پیدا کیا ہے اور برابر

حقوق بھی دیئے ہیں۔ خلافت راشدہ اور اس کے بعد خواتین کے مختلف انتظامی عہدوں پر فائز ہونے کا مختصر سا خاکہ ملاحظہ کریں

(i) ← حضرت عمرؓ نے شفاء بنت عبداللہ کو عدالتی ذمہ داری پر فائز کیا۔

(ii) ← خلفائے راشدین کے ادوار میں "ام خلیفہ مقتدر" محکمہ استغاثہ (Apellant Court) بغداد کی سربراہ رہیں۔

(iii) ← سلطان صلاح الدین ایوبی کی بھتیجی سیدہ حنیفہ حلب کی والیہ رہیں

(iv) ← سیدہ شریفہ فاطمہ یمن صنعا اور نجران کی والیہ رہیں۔

(v) ← ازرہ بنت حارث نے اہل بیسان سے لڑائی میں لشکر کی قیادت کی

5- رائے دہی اور مقننہ میں نمائندگی کا حق :-

اسلام سے قبل عورتوں کو انکے عائلی حقوق تک نہیں ملتے تھے پر اسلام نے عورتوں کو سیاسی حقوق بھی عطا کیے۔ آپ ﷺ نے بھی اس چیز کا خاص خیال رکھا کہ عورتوں کو سیاسی حقوق مل سکیں آپ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ اس بات کی بہترین مثال ہیں۔ آپ ﷺ کی سنت پر خلافت راشدہ میں ایسا عمل ہوا کہ حضرت عمرؓ نے جب چھ صحابہ کی کمیٹی بنائی اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو الیکشن کمشنر بنایا تو حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے مدینہ میں گھر گھر جا کر خواتین سے رائے لی اور انھوں نے حضرت عثمانؓ کے حق میں ووٹ دیا۔ حضرت عثمانؓ سے پہلے حضرت عمرؓ کے دور میں، مجلس شوریٰ میں خواتین کو بھی نمائندگی حاصل تھی ایک موقع پر جب آپؓ نے عورتوں کے حق مہر کی رقم تعین کرنے

پر داڑھی تو مجلس شوریٰ میں ایک عورت اٹھ کھڑی ہوئی اور کہا کہ یہ آپ کو اختیار نہیں کہ آپ مہر کی رقم متعین کریں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: اور اگر تم انہیں بہت سارا مال بھی دے چکے ہو تو واپس نہ لو۔ (النسا : 20)

پاکستان میں خواتین کے معاشی کردار کو مؤثر بنانے کے لیے ضروری اقدامات :-

پاکستان میں عورتوں کے معاشی کردار کو مضبوط کرنے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کی شمولیت سے پاکستان کی جی ڈی پی (GDP) میں 30 فیصد تک اضافہ متوقع ہے۔ اس حوالے سے درج ذیل اقدامات کی ضرورت ہے۔

1۔ تعلیمی اداروں کا قیام :-

پاکستان کے آئین کے مطابق ہر شہری کو تعلیم کا حق حاصل ہے۔ آرٹیکل 25(A) نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ ہر لڑکا، لڑکی کو علم حاصل کرنے کا حق ہے پر اس چیز کو عملی طور پر کرنے کے لیے اداروں کی اشد ضرورت ہے جہاں تمام شہریوں کو علم حاصل کرنے کے مواقع مل سکیں۔ UNICEF کے مطابق پاکستان میں 2 کروڑ 30 لاکھ طلبا سکول سے باہر ہیں جن میں سے 32% لڑکیاں علم کے حصول سے محروم ہیں۔ ان اعداد و شمار کی بنا پر حکومت پاکستان کو مناسب کوشش

کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہر شہری علم کی دولت سے مستفید ہو سکے

2- سکلز ٹریننگ (ہنر مندی) کے مواقع :-

پاکستان

میں 2017ء کی مردم شماری کے مطابق 49% عورتیں ہیں اور ان عورتوں میں سے 73 فیصد عورتوں نے کبھی سکول سے تعلیم حاصل نہیں کی۔ تعلیم کے ساتھ اچھے سکلز بھی نہ ہونے کے برابر ہیں جس کی وجہ سے صرف 24% خواتین ہی معاشی ترقی میں حصہ ڈال پاتی ہیں۔ اسی لیے عورتوں کو ہنر مندی کے تمام مواقع فراہم کرنا، حکومت پاکستان کی ذمہ داری ہونی چاہیے۔ VTI (ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ) اس جانب ایک بہتر قدم ہے لیکن مزید اداروں کو بھی عورتوں کو ہنر سکھانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے تاکہ عورتیں بھی مردوں کے شانہ بشانہ کام کر سکیں۔ جیسا کہ قائداعظم نے فرمایا۔

"کوئی بھی قوم اس وقت تک ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتی جب تک اس قوم کی عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کام نہ کریں۔" قائداعظم۔

3- آسان اقساط پر قرضوں کی فراہمی :-

عورتوں کو

کاروبار کرنے کے لیے پیسہ روپیہ درکار ہوتا ہے اسی لیے حکومت پاکستان کو چاہیے کہ وہ عورتوں کو آسان اقساط پر قرضے فراہم کرنا چاہیے تاکہ عورتیں بینک میں اپنا اکاؤنٹ بنا کر قرضہ

حاصل کر سکیں اور اس رقم کو بہتر طریقے سے خرچ کر سکیں۔
گھریلو صنعت اس چیز کی گارنٹی بھی فراہم کرتی ہے کہ عورتیں
محفوظ طریقے سے اپنے گھروں سے ہی کام کر سکیں۔ گھریلو صنعتوں
کے قیام کے لیے حکومت پاکستان کو عورتوں کے لیے بینک بنانے
ہوں گے جہاں صرف عورتیں ہی اپنا اکاؤنٹ بنوا سکیں۔ اس
کے علاوہ مختلف فنڈز بھی فراہم کرنے چاہیے مثلاً بینظیر انکم
سپورٹ پروگرام جو مجبور اور بے سہارا عورتوں کو ماہانہ
مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح کے مزید اقدامات لینے
کی بھی اشد ضرورت ہے۔

۶- روایتی رسم و رواج میں تبدیلی:-

حکومت پاکستان
کے ساتھ ساتھ ہمارے معاشرے کو بھی قدیمی رسم و رواج کو
بدلنے کی ضرورت ہے تاکہ عورت بھی مرد کے مساوی حقوق حاصل
کر سکے اور نوکریوں کے لیے خود کو اہل بنا سکیں۔ اس حوالے
سے سوشل میڈیا کو ایک مثبت کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے
تاکہ عورتیں معاشرے میں باعزت طریقے سے روزگار کما سکیں۔
آجکل کے دور میں آن لائن ورکنگ (Online WorKing) جیسا
جدید آپشن بھی موجود ہے تاکہ عورتیں گھر بیٹھ کر بھی اپنے
اخراجات پورے کر سکیں۔ اس چیز کو یقینی بنانے کے لیے
معاشرے میں روایتی رسم و رواج اور لوگوں کی سوچ بدلنے
کی ضرورت ہے تاکہ عورتیں بھی معاشرے میں موثر طریقے سے
آمدن میں اضافے کا باعث بن سکیں۔

5- محفوظ ذرائع نقل و حمل :-

پاکستان میں بیشتر عورتیں صرف اس لیے نوکریاں اور کاروبار نہیں کر پاتی کیونکہ انہیں محفوظ ذرائع نقل و حمل میسر نہیں ہیں۔ اس حوالے سے سندھ کی حکومت نے پہلا قدم اٹھایا اور سندھ کے منسٹر نے پہلی فروری سے عورتوں کے لیے خاص پنک بسوں (Pink Buses) کا افتتاح کیا ہے تاکہ عورتیں محفوظ ترین ٹرانسپورٹ کے ذریعے اپنے معاشی کردار کو مضبوط بنا سکیں۔ اسی طرح کے مزید اقدامات حکومت پاکستان کو لینے چاہیے تاکہ عورتیں بھی معاشرے میں ترقی کا باعث بن سکیں۔

خلاصہ بحث :-

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اسلام [illegible] سب سے اقدامات اٹھائے ہیں اور کیونکہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے اسی لیے حکومت پاکستان کو بھی عورتوں کے معاشی حقوق پورے کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے اور جی ڈی پی (GDP) کا کم از کم 06 فیصد حصہ عورتوں کی تعلیم پر خرچ کرنا چاہیے تاکہ عورتیں بھی پاکستان کی معیشت میں مثبت کردار ادا کر سکیں اور پاکستان کا نام روشن کر سکیں۔

Good structure and presentation.

Add more arguments. A question should have around 15-20 arguments.

10/20